سوال

(124) عورت کا امات کے فرائض سرانجام دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عورت امامت کے فرائض سرانجام سکتی ہے؟ (سائلہ: عاصمہ محمد علی غازی آباد لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت اپنی اقتدا کرنے والی عورتوں کی صف کے وسط میں کھڑی ہو کر امامت کروا سکتی ہے۔ اس کے جواز میں قطعاً کوئی شبہ نہیں۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد (باب امامۃ النساء) میں حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کی امامت کا ذکر ہے۔

عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رضی اللہ عنھا وکانت قد قرائت القران فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّخِذَ فِي دَارِهَا مُؤَذِّنًا، فَأَذِنَ لَهَا، وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا، وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَأَنَا رَأَيْتُ مُؤَذِّنَهَا شَيْخًا كَبِيرًا۔ (سنن ابی داود: ج ١ ص ٩٥،٩٤)

''حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قرآن مجید پڑھ چکی تھیں۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر ایک موذن مقرر رکھنے کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو موذن مقرر کرنے کی اجازت دے دی۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان (ام ورقہ) کے گھر اس کی ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ اور آپ نے اس کے لیے ایک موذن مقرر فرمایا اور اسے اپنے گھر والوں کی امامت کرانے کا حکم دیا۔ اس حدیث کے راوی عبدالرحمان بن خلاء کہتے ہیں کہ میں نے اس کے موذن کو دیکھا ہے۔ وہ بوڑھا شخص تھا۔

الشیخ البانی اس حدیث کی تخریج میں لکھتے ہیں:

رواه ابو داؤد وابن الجارود فی المنتقی والدار قطنی والحاکم والبیھقی (ج ٣ ص ١٣٠) وأحمد (ج ٦ ص ٤٠٥) وأبو القاسم الحامص فی المنتقی (ج ٣) وأبو علی الصواف قلت وفی اسناده عبد الرحمن بن خلاد فمجهول الحال, وأورده ابن حبان فی "الثقات" علی قاعدته! لکن هو مقرون بلیلی فأحدهما یقوی روایة الآخر, لا سیما والذهبی یقول فی "فصل النسوة المجهولات": "وما علمت فی النساء من اتهمت, ولا من ترکوها۔ والحق انه حسن والله اعلم۔ (ارواء الغلیل: ج ٢ ص ٢٥٦،٢٥٥)

کہ اگرچہ اس کا ایک راوی عبدالرحمٰن بن خلاد مجہول ہے: تاہم لیلیٰ بنت مالک تو ایسی مجہولہ راویہ نہیں، لہٰذا یہ دونوں ایک دوسرے کی روایت کو تقویت دے رہے ہیں، لہٰذا یہ

حدیث حسن درجہ کی ہے۔

۲۔ عَنْ عَمَّارٍ الدُّہْنِیِّ، عَنِ امْرَأَۃٍ مِنْ قَوْمِہِ اسْمُہَا حُجَیْرَۃُ قَالَتْ: أَمَّتْنَا أُمُّ سَلَمَۃَ قَائِمَۃً وَسْطَ النِّسَاءِ۔ (مصنف ابن أبی شیبۃ: باب المراۃ توم النساء ج۲ ص ۸۳)

''حضرت حجیرہ کہتی ہیں حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر ہماری امامت کرائی۔''

۳۔ عَنِ الشَّعْبِیِّ، قَالَ: تَؤُمُّ الْمَرْأَۃُ النِّسَاءَ فِی صَلَاۃِ رَمَضَانَ تَقُومُ مَعَہُنَّ فِی صَفِّہِنَّ۔ (مصنف ابن أبی شیبۃ: ج۲ ص ۸۳)

''امام عامر شعمی رحمہ اللہ (جو بہت بڑے تابعی اور پانچ سو صحابہ سے ملاقات کا شرف رکھتے ہیں) فرماتے ہیں یہ عورت رمضان کی نماز کی امامت کرا سکتی ہے، مگروہ عورتوں کی صف میں کھڑی ہو، مرد امام کی طرح آگے کھڑی نہ ہو۔''

۴۔ حدثنا حمید بن عبدالرحمان أنہ قال لا باس أن تَؤُمُّ النِّسَاءَ تَقُومُ مَعَہُنَّ فِی الصَّفِّ۔ (مصنف ابن أبی شیبۃ صفحہ مذکورہ)

''عورت کی امامت میں کوئی حرج نہیں جب وہ عورتوں کی صف مین کھڑی ہو کر نماز پڑھائے۔''

مذکورہ بالا حدیث اور آثار صحابہ وتابعین سے ثابت ہوا کہ عورت کی امامت بلاشبہ جائز ہے، لیکن عورتوں کی صف کے درمیان کھڑی ہو۔ علیہ الفتویٰ وبہ یفتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص417

محدث فتویٰ